ہے۔ آخر میں اسمار و اعلام شعراو امکنہ اور ماخذ اور قوافی کی فہرستیں بھی ہیں۔ غرض کہ کتاب کے مفید اور معلومات افزا ہونے میں شبہ نہیں۔ البتہ بعض باتیں کھٹکتی ہیں ان کا ذکر بھی ضروری ہے (۱) صفحہ ۲۸ پر ایک فارسی عبارت ہے: "کہ در سنۂ مذکور بعالم بقا روان گردیدہ اند" ڈاکٹر صاحب نے "فا روان" کو ایک شہر کا نام سمجھ کر اس کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ "WHO HAD COME TO KARWAN IN THAT YEAR" حالانکہ اس کا صحیح ترجمہ یہ ہوگا: WHO HAD GONE TO THE WORLD OF ETERNITY DURING THAT — YEAR (۲) سید احمد صاحب کے ہندوستان میں آنے اور عبداللہ قطب شاہ سے وابستہ ہونے کا سن ۱۰۵۵ھ بتایا گیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر شیخ بن احمد حسن کی وفات ۱۰۵۰ھ میں ہوئی ہے۔ اور سید حسن بن شدقان جن کی وفات ۱۰۴۶ھ میں ہو چکی تھی (ص ۵۷) سید احمد کے متعلقین و وابستگان دربار میں سے کیوں کر ہو سکتے ہیں (ص ۵۶) (۳) ص ۵۳ پر سید احمد کی عشقیہ نظم کے جو چند اشعار نقل کئے گئے ہیں ان میں قدیم اردو غزلوں کی طرح یہ ایک عجیب شتر گربگی پائی جاتی ہے کہ معشوق کے اوصاف وہ بیان کئے ہیں جو عورت کے ہی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً پستان کا ابھرا ہوا ہونا (کاعب نھد ٥) لیکن لطف یہ ہے کہ اسکے باوجود ضمیر ہر جگہ مذکر کی لائی گئی ہے — ہمارے نزدیک یہ فارسی کے اثرات کا نتیجہ ہے — اس شتر گربگی کی وجہ سے فاضل مصنف بھی گڑبڑا گئے ہیں۔ چنانچہ پہلے شعر کا انگریزی ترجمہ ضمیر مذکر (HIS) کے ساتھ کیا ہے اور باقی اشعار کا ترجمہ ضمیر مونث (SHE ; HER) کے ساتھ کیا ہے۔ حالانکہ اصل میں ہر جگہ ضمیر مذکر ہی ہے (۴) ص ۵۷ پر دوسری نظم کو بحر طویل میں بتایا گیا ہے حالانکہ وہ بحر کامل میں ہے

عربی: تمام زبانوں کا سرچشمہ (انگریزی) از جناب محمد احمد مظہر صاحب تقطیع کلاں ضخامت ۱۱۳ صفحات کاغذ اور ٹائپ اعلیٰ قیمت ۲۵/- پتہ :- ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ (مغربی پاکستان)

ہماری بعض مذہبی اور ادبی کتابوں میں اس قسم کے دعوے پائے جاتے ہیں کہ عربی زبان دنیا کی پہلی اور سب سے پرانی زبان ہے۔ حضرت آدم کی زبان بھی یہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ اشعار بھی نقل کرتے ہیں جو حضرت آدم نے بیٹے کے مرثیہ میں کہے تھے۔ پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اہلِ جنت کی زبان بھی عربی ہوگی۔ خیر! جنت کا معاملہ تو ایک دوسرے عالم کا ہی ہے۔ اس کی نسبت کیا کہا جا سکتا ہے